



سوال

(212) رمضان کے فضائل پر خطبہ مسنونہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رمضان کے فضائل پر رسول اللہ ﷺ کا خطبہ

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کتب احادیث میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کا ایک خطبہ مروی ہے جو آپ ﷺ نے شعبان کے آخری دن صحابہ رضی اللہ عنہم کے مجمع میں ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ بہت مشہور ہے اور اس کے الفاظ و معانی یاد رکھنے کے قابل ہیں۔ یہ پورا خطبہ حدیث کی مختلف کتابوں میں اس طرح ہے:

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَفْلَحَكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، جَعَلَ اللَّهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً، وَتَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا، مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخُضْيَاءٍ مِنَ النَّخْرِ، كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَتَهُ فِيمَا سِوَاهُ، وَمَنْ كَمَنْ أَدَّى فِيهِ فَرِيضَتَهُ كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَتَهُ فِيمَا سِوَاهُ، وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ، وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ التَّوَّاسُطَةِ، وَشَهْرُ يَزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ، مَنْ فَطَرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِنُؤُوبِهِ وَعَتَقَ رَقَبَتَهُ مِنَ النَّارِ، وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مَنْ غَيْرَ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ».

لَيْسَ كُنَّا نَجِدُهَا يُفَظَّرُ الصَّائِمَ، فَقَالَ: «لُغِي اللَّهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا عَلَى شَرَّةٍ، أَوْ شَرِيَّةٍ نَاءٍ، أَوْ مَذْبُوحَةٍ لَبِنٍ، وَهُوَ شَهْرٌ أَوْلَى رَحْمَةً، وَأَوْسَطُ مَغْفِرَةً، وَأَجْرُهُ عَتَقٌ مِنَ النَّارِ، مَنْ حَقَّقَ عَنْ مَمْلُوكِهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ، وَأَغْفَرَهُ مِنَ النَّارِ» (البيهقي في شعب الإيمان واصله ضعيف (تنقيح الرواة) 2 ص 30)

عَنْ أَبِي بَرِيظَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَأْتِكُمْ رَمَضَانَ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تَنْفِخَ فِيهِ أَلْوَابَ السَّمَاءِ وَتُغْلِقُ فِيهِ أَلْوَابَ الْجَنَّةِ وَتُغْلِقُ فِيهِ مَرَدَّةَ الشَّيَاطِينِ لِلَّهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِّمَ فَخْرًا فَهَذَا حُرْمٌ» (الترغيب والترهيب ج 2 ص 98)

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ خَرِيزَةَ عَنْ سَلْمَانَ وَاسْتَنْفَرُوا فِيهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ: فَخَصَلْتَيْنِ تُرْمَتَانِ بِيَمَانِيَّتِكُمْ، وَفَخَصَلْتَيْنِ لَأَغْنِيَنَّ بِكُمْ عَنْهُمَا، فَأَمَّا الْخَصَلَتَانِ اللَّتَانِ تُرْمَتَانِ بِيَمَانِيَّتِكُمْ: فَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَتَسْتَغْفِرُونَ، وَأَمَّا اللَّتَانِ لَأَغْنِيَنَّ بِكُمْ عَنْهُمَا: فَتَنَاوُلُونَ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَتَعُوذُونَ بِهِ مِنَ النَّارِ» (صحيح ابن خريزة ج 3 ص 191، 192 ج 3)

وَفِي رِوَايَةِ لَابِي الشَّيْخِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَطَرَ صَائِمًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ كَسْبِ حَلَالٍ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ لِيَالِي رَمَضَانَ كَمَا وَصَفَهُ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَمِنْ صَافِحَةِ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَرِيقُ قَلْبُهُ وَيَسْتَمِرُّ وَمَوْعِدٌ» (الترغيب والترهيب)



حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ماہ شعبان کے آخری روز رسول اللہ ﷺ نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا:

”لوگو عظمت اور برکت والا مہینہ تم پر سایہ فگن ہوا ہے، اس میں ایک ایسی رات (لیلۃ القدر) بھی ہے جو ہزار مہینوں سے بھی زیادہ بہتر ہے (کم و بیش اسی برس کی شب بیداری کا ثواب مل جاتا ہے)۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزے فرض کئے اور اس کی رات کی نماز کو نفل ٹھہرایا۔ اس مہینہ میں جو شخص اچھی عادت یا نفل عبادت اور نیکی کے ذریعے سے اس کا تقرب حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اس نے گویا کہ ایک فرض ادا کیا اور جس نے اس میں ایک فریضہ ادا کیا اس نے یوں سمجھئے کہ ستر فریضے ادا کئے۔ یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ مہینہ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور محبت کرنے کا مہینہ ہے اس میں مومن کی روزی بڑھادی جاتی ہے۔ جس نے روزے دار کو روزہ افطار کرایا وہ اس کے گناہوں کی معافی اور دوزخ سے نجات پانے کا ذریعہ ہوگا اور وہ روزہ دار کے اجر میں کمی کئے بغیر اس کے برابر افطار کرانے والے کو اجملے گا۔“

ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک تو اس حیثیت میں نہیں ہوتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عنایت کرے گا جس نے ایک گھونٹ دودھ یا ایک خشک کھجور ایک گھونٹ پانی سے کسی کا روزہ افطار کرایا اور جس نے کسی کو پیٹ بھر کے پلایا تو اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض کوثر سے اس طرح پلانے گا کہ جنت میں داخل ہونے تک پھر کبھی اس کو پیاس نہ لگے گی۔

یہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ رحمت کا ہے، درمیانہ مغفرت کا اور آخری حصہ دوزخ سے نجات حاصل کرنے کا ہے اور جس شخص نے اس مہینہ میں اپنے غلام و ملازم وغیرہ کے کاموں میں کمی کر دے اس کو بھی اللہ تعالیٰ بخش دے گا اور دوزخ سے آزاد کر دے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ آئے ہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ تمہارے پاس چل کر آیا ہے اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کئے ہیں۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، سرکش شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو اس کی خیر و برکت سے محروم رہا وہی دراصل محروم اور بد نصیب ٹھہرا۔

اور ابن خزیمہ کی روایت میں اس طرح ہے:

”اس مہینہ میں چار کام کثرت سے کرتے رہا کرو۔ دو کام تو ایسے ہیں کہ ان کے ذریعے سے تم اپنے اللہ کو راضی کر سکو گے اور دوسرے ہیں کہ تم اس کے خود محتاج ہو۔ پہلے دو کام لالہ اللہ کی صدق قلب سے گواہی دینا اور استغفار کرنا ہے۔ اور دوسرے دو کام یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے جنت طلب کرو اور دوزخ سے پناہ مانگو۔ اور جو شخص روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے پلانے گا، پھر اس کو جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی مجھے یقین کامل ہے۔“

ابو الشیح کی روایت میں جو الفاظ مروی ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے۔ جو شخص ماہ رمضان میں اپنی حلال کمائی سے کسی روزہ دار کا روزہ کھلواتا ہے، ماہ رمضان کی تمام راتوں میں ملائکہ اس کے لئے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔ اور شب قدر میں جبرئیل امین اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور اس کے قلب میں رقت پیدا ہو جاتی ہے، مصافحہ کی اس کیفیت کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

ہم روزہ کیوں رکھیں؟

افادات محترم رشید احمد امین اے۔

ہمارے ایک نامور مفکر اور متبحر عالم ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے جو اس وقت پیرس میں مقیم ہیں۔ انگریزی میں ایک رسالہ اسی عنوان سے رقم کیا ہے۔ یہ رسالہ مختصر ہونے کے باوجود اس سوال کے تمام اہم پہلوؤں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ مؤتمر عالم اسلام کراچی نے اسے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ فاضل مصنف نے انداز تحریر ایسا رکھا ہے کہ اس سے ذہن کو جلا حاصل ہوتی ہے۔ دماغ سمجھنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور دل عمل کے لئے بے تابانی کا مظاہرہ کرنے لگتا ہے۔ میں نے اس رسالے کی افادیت کے پیش نظر اس کے



مندرجات سے اکتساب فیض کر کے انہیں باتوں کو اردو قالب میں ڈھلنے کی کوشش کی ہے۔ اسی سلسلے میں ہفتہ وار سچ لکھنؤ کے بعض عالمانہ مضامین سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

مجھے یقین کامل ہے کہ جو منکرین روزہ اس رسالے کا مطالعہ خالی الذہن ہو کر کریں گے وہ روزے جیسی بے مثل عبادت کے فوائد و برکات سے اپنے آپ کو محروم رکھنا ہرگز ہرگز گوارا نہ کریں گے۔ اور روزہ دار مومن اس کے مندرجات کو پڑھ کر اپنے ایمان کی اندرتازگی اور اپنے بدن کے اندر ایک نئی قوت پائیں گے۔ (ان شاء اللہ)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ محدیہ

ج 1 ص 571

محدث فتویٰ